ظفر اقبال

ولادت: ۱۹۳۳ء

اوکاڑہ میں پیدا ہونے والے ظفر اقبال کی شاعری کا سفر نصف صدی سے زیادہ ہے۔ابتدا میں وہ غزل کی روایات کے کبھی قریب اور کبھی دُور ہوئے۔ آخر کار غزل کی روایات کے سحر سے آزاد ہوگئے لیکن اس سفر میں اُنھیں کڑے مراحل سے گزرنا پڑا، اُردو ادب کا عام قاری اور تخلیق نگار اُردو غزل کی روایات کا ایسا اسیر ہے کہ وہ اس طلسمی فضا سے باہر نکلنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔گزشتہ صدیوں میں حالی اور انشاء نے غزل کی روایات کو توڑنے کی کوشش ضرور کی لیکن اس کوششوں کی بِنا پر غزل میں کیا تبدیلی آتی، اُردو غزل میں حالی اور انشا اپنے مقام سے محروم ہوگئے۔

ظفر اقبال کا اہم کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے غزل کی صدیوں پُرانی روائتی فضا اور غزل کی موروثی جمالیات کو مکمل طور پر تبدیل کردیا ہے۔ اس لیے ڈاکٹر تبسم کاشمیری نے اُنھیں بجا طور پر بیسویں صدی کا ادبی مرتد اور روایتی غزل کی غلامی سے آزاد ہونے والا پہلا شاعر کہا ہے۔

مجموعہ ہائے کلام: تجدید، تقویم، تشکیل، تجاوز، توارد، تساہل، آبِ رواں، گلافتاب، ہٹے ہنومان، رطب و یاس، اب تک (کلیات)

غزل

مل کے بیٹھے نہیں، خوابوں میں شراکت نہیں کی
اور کیا رشتہ ہو تجھ سے جو محبت نہیں کی

یہیں پھرتے ہیں شریف آدمیوں کی صورت
دشت میں خاک اُڑائی نہیں، وحشت نہیں کی

خاص ہم سے تو کوئی تھا ہی نہیں تیرا سلوک
اور، ہم نے بھی ترے ساتھ رعایت نہیں کی

پوچھ لیتے کبھی تیرا بھی ارادہ تجھ سے
ہم نے چاہا تو کئی بار تھا، ہمت نہیں کی

بہت اچھا بھی لگا تو، ہمیں اُس محفل میں
ہم نے دانستہ وہاں تیری حمایت نہیں کی

ظرف اتنا بھی کُشادہ نہیں اپنا، لیکن
ہم نے، پیدا بھی ہوئی ہے تو شکایت نہیں کی

یہ بھی سچ ہے کہ ترے ہم بھی سوالی نہ ہوئے
اور ، تُو نے بھی کبھی کوئی عنایت نہیں کی

ہو رہا ہے جو ، اسی طرح سے ہونا تھا یہاں
اس لیے ہم نے کسی بات پہ حیرت نہیں کی

جو میسر ہُوا ، تھا وہ بھی زیادہ، کہ ظفرؔ
جو ملا ہی نہیں، اس کی کبھی حسرت نہیں کی

(تشکیل)

مشق

۱۔ اس غزل کے مطلع اور مقطع کی تشریح کریں۔

۲۔ اس غزل کے کس شعر میں صنعتِ مراعاۃ النظیر کا استعمال کیا گیا ہے؟

۳ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

شراکت، دشت، سلوک، میسر،

۴۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

ظرف اتنا بھی کشادہ نہیں اپنا، لیکن
ہم نے پیدا بھی ہوئی ہے تو شکایت نہیں کی
ہو رہا ہے جو، اسی طرح سے ہونا تھا یہاں
اس لیے ہم نے کسی بات پہ حیرت نہیں کی

۵۔ دی گئی غزل کے مطابق درست جملے کے سامنے (✓) کا نشان اور غلط کے سامنے (X) کا نشان لگائیں۔

ا۔ شاعر محبوب کے خوابوں میں حصے دار نہیں ہوتا۔

ب۔ محبوب کی جفاؤں سے شاعر وحشت زدہ ہوگیا۔

ج۔ شاعر نے بے وفائی کا بدلہ لیا۔

د۔ شاعر نے جان بوجھ کر محبوب کا ساتھ نہیں دیا۔

ہ۔ سوال کرنا شاعر کو اچھا نہیں لگتا۔

و۔ شاعر کو محبوب کے رویے پر بے حد حیرت ہے۔

ز۔ شاعر کا ظرف بے پناہ وسیع ہے۔

ح۔ شاعر اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے سوال نہیں کرتا۔

ط۔ ''وصالِ یار'' شاعر کی حسرت ہے۔

ی۔ چاہت کے باوجود شاعر ہمت نہ کرسکا۔